تعارف و تبصره

مشہد طوس: تالیف سید محمد کاظم سال تالیف: ۱۳۴۸ ش/ ۱۹۶۹ء

ناشر: کتابخانہ ملی ملک تہران صفحات: ۱۴+ ۶۴+ ۱۰۲

مشہد اور طوس کی تاریخ اور جغرافیہ پر فارسی میں ایک جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس سے قبل اس موضوع پر اس سے بہتر کتاب فارسی میں نہیں لکھی گئی۔ اس کتاب کے ناشر مشہد کے مشہور تاجر جناب حاجی حسین آقا ملک ہیں۔ ان کی موقوفات میں کتابخانہ ملک اور آستان قدس رضوی کا میوزیم جو تہران میں واقع ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ کتابخانہ میں ہزارہا فارسی اور عربی کی کتابیں ہیں جن میں بعض نادر قلمی نسخے بھی شامل ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ خراسان (اپنے قدیم وسیع معنوں میں) اسلامی تہذیب و تمدن کا زبردست گہوارہ رہا ہے اور اس سر زمین نے مسلمانوں کے بعض معروف ترین فضلا اور علما پیدا کئے ہیں جن میں بعض صف اول کے محدثین، فقہا اور مفسرین بھی شامل ہیں۔ صحاح ستہ کے تقریباً تمام مولفین اسی خطہ سے تعلق رکھتے ہیں اور شیعوں کے سب سے اہم اور مشہور فقیہ اور مفسر ابوجعفر طوسی جو شیعہ کتب اربعہ میں سے دو کتابوں کے مولف ہیں اسی علاقہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ طوس اس خطہ کا زبردست مردم خیز شہر تھا جس نے شیخ ابوجعفر طوسی، نصیر الدین طوسی اور امام غزالی جیسے علما اور فردوسی اسدی اور آذری جیسے شعرا پیدا کئے ہیں۔ مشہد جدید خراسان کا پایہ تخت ہے اور اسی شہر میں امام علی رضا علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔

کتاب میں دس فصلیں ہیں۔ فصل اول میں خراسان کا جغرافیہ، فصل دوم

میں طوس کا جغرافیہ ، فصل سوم میں مشہد کا جغرافیہ اور تاریخ اور مشہور تاریخی عمارات و آثار ، فصل چہارم میں خراسان کے حکام اور شہر طوس کا تاریخی پس منظر ، فصل پنجم میں خراسان خصوصاً طوس اور مشہد کے بعض اہم تاریخی واقعات ، فصل ششم میں نادر شاہ کے زمانے سے قاچار خاندان کے خاتمہ تک خراسان اور مشہد کے تاریخی حالات ، فصل ہفتم میں فضائل خراسان اور امام رضا کے احوال زندگی و فضائل ، فصل ہشتم میں مشہد کی تاریخی عمارات خاص طور سے مسجد گوہرشاد اور روضہ مبارک امام رضا کی تفصیل ، فصل نہم میں طوس کے مشاہیر کا ذکر ہے اور فصل دہم میں موجودہ پہلوی خاندان کے زمانے میں جو ترقیاں اور تبدیلیاں مشہد میں آئی ہیں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں ص ۶۴۱ سے ص ۷۳۲ تک فہرست ہائے اعلام و اماکن و کتب دی گئی ہیں۔

اس کتاب کی تالیف میں فاضل مولف نے اس موضوع سے متعلق تقریباً ۱۲۰ اہم اور مفید کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں احسن التقاسیم مقدسی ، طبقات الامم اندلسی ، مرآت الجنان یافعی ، مسالک الممالک ابن خردادبہ ، آثار البلاد زکریای قزوینی ، معجم البلدان یاقوت ، روضات الجنات اسفزاری ، وفیات الاعیان ابن خلکان ، نزہت القلوب مستوفی ، نفحات الانس جامی ، تذکرہ دولتشاہ ، تاریخ ابوالفدا ، چہار مقالہ عروضی ، انساب سمعانی ، مروج الذہب مسعودی ، روضۃ الصفا خاوند شاہ ، حبیب السیر خواند میر ، زبدۃ التواریخ ، تاریخ بیہقی ، تاریخ مسعودی ، مجمل التواریخ ، تاریخ سیستان ، لباب الالباب عوفی ، ہفت اقلیم رازی ، آتشکدہ آذر ، مجالس النفائس ، مجالس المومنین ، ریاض العارفین ، معالم العلما ، تاریخ حمزہ اصفہانی ، زین الاخبار گردیزی ، کامل ابن اثیر ، تاریخ عالم آرای عباسی ، تاریخ جہانگشای جوینی ، جامع التواریخ رشیدی ، بحار الانوار ، آثار الباقیہ اور صورۃ الارض ابن حوقل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب کے شروع میں فریزر کی انگریزی کتاب Narrative of a Journey into Khorasan سے ماخوذ ایران کا نقشہ انگریزی میں دیا گیا ہے۔ اس کے

علاوہ مسالک الممالک اصطخری سے ماخوذ تین نقشے خراسان، شہر ہای خراسان اور سر زمین خراسان پر کتاب کے اندر دئے گئے ہیں۔

اسی طرح اس کتاب میں تقریباً ۱۰۰ فوٹو اور تصویریں دی گئی ہیں جن میں بعض مقبروں، مسجدوں، فضلا و مشاہیر، کتبے اور تزئینات، خطاطی کے نمونے، سکوں اور بعض تاریخی عمارات کے فوٹو اور تصویریں شامل ہیں۔ ان میں روضۂ امام رضا، مسجد گوہر شاد، اور امام ابوحنیفہ، شیخ عطار، خیام، خواجہ ربیع، نادر، ارسلان جاذب، سلطان سنجر، شیخ عاملی، امیر تیمور، ابو جعفر طوسی، امام غزالی اور فردوسی کے مقبروں کے فوٹو اور نصیر الدین طوسی، امیر علی شیر نوائی اور ملا ہادی سبزواری کی تصویریں خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ ان تصاویر میں دو نمونے قرآن بخط کوفی کے شامل ہیں جو حضرت علی سے منسوب ہے اور ایک نمونہ حضرت حسن بن علی کے کتبہ کا ہے جو قرآن بخط کوفی کے ایک دوسرے نسخہ کے آخر میں دیا گیا ہے۔ قرآن کے یہ دونوں نسخے امام رضا کے مزار سے ملحق کتابخانہ میں موجود ہیں۔

فاضل مولف نے مزار امام رضا اور اس سے متعلق عمارات و کتابخانہ و میوزیم پر فصل ہشتم میں تقریباً ۱۲۵ صفحات میں بحث کی ہے اور اسی کے تحت ان تمام تعمیرات و تغیرات کا ذکر کیا ہے جو تاریخ کے مختلف ادوار میں اس مزار سے متعلق عمارات میں ہوتی رہی ہیں۔

کتاب کا کاغذ اور اس کی طباعت دیدہ زیب ہے البتہ طباعت کی بعض اغلاط ایسی بھی ہیں جو "غلط نامہ" میں ذکر نہیں کی گئی ہیں۔

مجموعی حیثیت سے کتاب اپنے موضوع پر ایک گرانقدر تالیف ہے اور فاضل مولف نے مختلف اہم منابع و مآخذ سے استفادہ کر کے اس کتاب کی جامعیت کے لئے تمام امکانی کوشش کی ہے۔ ہماری نظر میں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے

والے حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری اور مفید ہے۔ ہم کتاب کے مؤلف اور ناشر حضرات کی اس علمی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ محترم ناشر کتابخانہ ملک کے دوسرے علمی خزانوں کو بھی زیور طبع سے آراستہ کر کے علم و دین کی مزید خدمت انجام فرمائیں۔ خدائے تعالی سے اس راہ میں ان کی توفیق کے طالب و خواہاں ہیں۔

سید علی رضا نقوی

خلافت و ملوکیت:

تاریخی و شرعی حیثیت

یہ کتاب مولانا صلاح الدین یوسف کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ عرصہ ہوا " خلافت و ملوکیت " کے عنوان سے ایک کتاب مولانا سید ابوالاعلی مودودی کی شائع ہوئی تھی - زیر نظر کتاب دراصل مولانا مودودی کی کتاب کا جواب ہے۔ اس کتاب کا مقصد مصنف کے الفاظ میں یہ ہے کہ " خلافت و ملوکیت (مصنفہ مولانا مودودی) سے جو جو غلط فہمی پھیل رہی ہے یا پھیل سکتی ہے اس کا ازالہ کیا جائے "

کتاب پانچ ابواب میں منقسم ہے۔ ہر باب میں متعدد ذیلی عنوانات ہیں۔ پہلے اور دوسرے باب میں بعض بنیادی امور و مسائل پر جستہ جستہ گفتگو ہے۔ باقی تین ابواب میں موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے " چند بنیادی نکات کی وضاحت " دوسرے باب کا عنوان ہے " چند بنیادی مباحث اور ان کی تنقیح " - تیسرا باب ہے " خلافت راشدہ اور اس کی خصوصیات " - چوتھے باب میں ان خلفاء اور صحابہ کے متعلق تنقیحات ہیں جو خلافت و ملوکیت میں زیر بحث آئے ہیں - پانچواں باب ہے " خلافت و ملوکیت کا فرق اور حضرت معاویہ پر اعتراضات کی حقیقت "۔